ـ "الحافظ کی صفت والاشخص " یعنی ایسی صورت میں رہناجو: نگہبانی ، حفاظت ، اور خیال کرے۔

کچه اشحاص کے ارد گرد رہنے والے تمام لوگ ان سے محبت کرتے ہیں یہ محبت ان اشخاص کی جانب سے "حفاظت اور نگہبانی " کی وجہ سے کرتے ہیں اور یہی ان کی نمایاں خصوصیت ہوتی ہے۔

لفظ "تحفظ" کے معنی نگہبانی حفاظت اور دوسروں کاخیال رکھنا ہے۔ایسے کردار والے رحم دلی،شفقت، انسان دوستی، نگہبانی اور حفاظت پر توجہ دیتے ہیں اور انہی صفات کے ساته زندگی بسر کرتے ہیں ایسا نہیں ہے کہ ذمہ داری کسی نے ان کو سونپی ہو اور کہا ہوکہ "اپنے گردنواح کی حفاظت اور رکھوالی کے آپ ذمہ دار ہیں" یامسائل کاحل ڈھونڈنے کی تمام ذمہ داری آپکی ہے بلکہ یہ اشخاص اس مشن کو خاموش یکسوئی کے ساته لوگوں کی محبت ، روشن ضمیری اور ذمہ داری کے جذبے کیساته قبول کرتے ہیں اس بات کا اظہار نہیں کرتے کہ میں نے آپ کی حفاظت کی ذمہ داری کا بیڑہ اٹھا یا ہوا ہے : بلکہ وہ اسے ایک فطری احساس کے طور پر اپنے ایمان اور اخلاقیات کا جزو سمجھتے ہیں اور اس عمل کو زندگی کے ہر پہلو میں پیش گرمارکھتے ہیں۔

ذمہ داری نہ لینے والوں کے مقابلے میں ان اصولوں کے تحت زندگی گزارنا کافی کٹھن ہوتا ہے کیونکہ لوگ عموما غلطی یا نا انصافی سے گھبراجاتے ہیں تمام لوگوں کو بیک و قت خوش رکھنا بھی ممکن ثابت نہیں ہوتا ان تمام تر وعوامل کے باوجود خوف خدا اور روشن ضمیر انکو کٹھن مراحل پر آمادہ رکھتا ہے اور وہ اللہ کی رضا کی خاطر اپنے آرام کی پروا کئے بغیر ، دوسروںکی مشکلات وضروریات کودور کرنے کو فوقیت دیتے ہیں۔

ایسا کردار حالانکہ کوئی نام نہیں رکھتا مگر ایسی صفت رکھنے والے کی جانب سب کی توجہ ضرورمبذول ہوتی ہے اور یہ لوگ "اللہ کے نزدیک بلندترین او صاف"میں سے ہیں یہ اسیلئے کہ ایک مسلمان اردگردکے حالات و واقعات کا صرف تماشائی بن کے نہیں رہ سکتا بلکہ معاملہ فھم اشخاص دوسروں کی کسی بیماری، خوف، رنجش، دینی کمزوری، مسلم امہ کے اختلافات یا کسی بھی دوست کی پریشانی کو خاص اہمیت دیتے ہیں۔

ان افراد کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ ہر مسئلے کا حل قرآن کی روشنی میں بڑی دانشمندی اور غو رو فکرکے ساتھ نکالتے ہیں : اور حفاظت ونگہبانی کے اس عمل میں کسی کوتنگ نہیں کرتے وہ ایک خوش مزاج انداز میں کام کرتے ہیں اور نہ توکسی کی توجہ اپنی جانب مبذول کرتے ہیں نہ ہی کوئی مسئلہ کھڑا کرتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کو ایساتا ثردیتے ہیں کہ انہوں‌نے کسی فوق الفطرت مسئلہ کو حل کرنے کی ذمہ داری اٹھا رکھی ہے ان کا مقصدیہ نہیں ہوتاکہ اپنے آپ کو "عظیم اور برتر" دکھلائے نہ ہی وہ قائد بننا چاہتے ہیں اور نہ ہی احساس برتری یا انا پرستی اختیار کرتے ہیں وہ تو قربانی کے جذبے کے تحت لوگوں کی حفاظت، شفقت، رحم دلی اور محبت سے کرتے ہیں ۔ اللہ تعالی قرآن میں ان لوگوں کے اعلی اخلاق کے بارے میں ارشاد فرماتاہے۔

"تو اپنی آنکھوکواس طرف نہ لگا جو ہم نے ان میں سے کئی قسم کے لوگوں کو چند روز ہ سامان دیا ہے اور ان کیلئے غم نہ کھا اور مومنوں کیلئے اپنے بازئوں کو جھکا "(سورة الحجر : آیت 88)
کچھ لوگوں کا رویہ ان محافظ اشخاص کے کردار کے برعکس ہوتا ہے۔ کسی کو تکلیف یا پریشانی میں دیکھ کر یہ لوگ بجائے ایسے شخص کے ساتھ ہمدردی اور رحم دلی کے "غصہ اور غفگی" محسوس کرتے ہیں اس شخص کی مدد کرنے کے بجائے وہ اپنے غصہ کا اظہار ایسے کلمات سے کرتے ہیں مثلا "تم نے ایسا کیوں کیا؟"،"اگر تم ایسا نہ کرتے تویہ نہ ہوتا؟ "یہ تمھاری ہی غلطی ہے"۔ ایسا کرنے سے پہلے انجام کیوں نہیں سوچا؟ ان کلمات سے وہ شخص مذید پریشانی کاشکا ہوجاتا ہے۔

حالانکہ یہی صورتحال ان لوگوں پر وارد ہوتی تووہ چاہتے ہیں کہ لوگ انہیں پیار، محبت اور شفقت سے مخاطب کرتے اللہ تعالی نے اس حقیقت کی یاد ھانی قرآنی آیت میں بیان کرتے ہوئے لوگوں کو ایک دوسرے کی جانب رحم دلی کی ترغیب دلاتے ہوئے فرماتے ہیں
"اور اگر اس کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور کہ اللہ مہربان اور رحم کرنے والا ہے"۔ (سورۃ النور آیت 20)

بنی نوع انسا اللہ کی رحمت اور کرم کی طلب گار ہے اور ہر نبی آدم کی تخلیق ایک محبت ، رحمت اور شفقت چاہنے والی روح کے ساتھ ہوتی ہےلہذاجیسی رحمت لوگ اپنے لیئے چاہتے ہیںانہیںچاہیے کہ دوسروں کی جانب بھی ایسی ہی اخلاقیات کا مظاہر ہ کریں۔

اللہ تعالی قرآن میں مسلمانوں کو ایک دوسرے کا محافظ"قرار دیتے ہیں ایسے "محافظ کردار "کی خصوصیات میں سے ہے کہ وہ دوسرے مسلمانوں کے مسائل کو اپنا سمجھے ؛ انھیں تکلیف دیئے بغیر ان کی مد کریں ان کی بڑی غلطیوں پر بھی اصلاح قرآن کی رحمت بھرے انداز میں کریں سب کی مدد میں پہل کریں؛ ہر قسم کی کمی اور مسئلے کا حل تلاش کریں اور لوگ بھلا جھجک اپنی مدد کا پہلا ذریعہ انھیں ہی سمجھیں قرآن میں اللہ تعالی خلق والے لوگوں کو اسطرح خوشخبری دیتے ہیں۔

"اور مومن مدد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں اور برے کاموں سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں ان پر اللہ رحم کریگا۔ اللہ غالب حکمت والا ہے۔"(سورۃ اتوبہ آیت71)

ایک سوال جسے انسان کو اپنے آپ سے دہرانا چاہیے کیا میں اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہوں کہ ہر چیز اللہ کی تخلیق کردہ ہے۔

آپ نے ایک مقررہ وقت کے بعد کسی سے جاکے ملنا ہے مگروہ وقت پر نہیں ملا۔ آپ نے بہت عمدہ کام کیا مگر کسی نے بھی اس کام کی تعریف نہیں کی۔ آپ نے بہت سخت محنت کی اور حقیقت میں کسی کیلئے بہت اچھا کام کیا ، مگر وہ تو دیکھ ہی نہیں‌سکا۔آپ نے کچھ کہا اچھے مقصد کے لئے ، مگر کسی دوسرے نے غلط مطلب لے لیا۔ آپ نے بہت سا وقت صفائی میں لگایا اور بالکل ٹھیک کردیا۔ مگر پھر کوئی آیا اور بلا وجہ دوبارہ گندا کرگیا ۔ آپ کو سونا ہے مگر کوئی بغیر کسی وجہ کے شور مچارہا ہے۔ آپ ایمرجنسی میں کسی کی مدد چاہتے ہو۔ مگروہ آپکو بھول جاتا ہے آپ کسی شخص پہ پھروسہ کرتے ہو مگروہ آپ کا بھر وسہ توڑ دیتا ہے آپ نے یونیورسٹی کے پرچوں‌کیلئے پورا سال محنت کی ، مگر پھر آپ بیمار ہوگئے اور امتحان دے نہ پائے آپ نے اعلی اور عموہ قسم کا سوٹ خریدا، مگر کسی نے گرا کر کچھ خراب کردیا آپنے کوئی چیز خرید ی پر گھر آکے دیکھنے پر چیز ٹوٹی ہوئی نکلی آپ نے پیسوں سے بھرا ہوا بیگ زمین پہ رکھا پر کوئی شخص اٹھا کر بھاگ گیا آپ گاڑی ٹھیک چلا رہے تھے مگر کسی نے آپکو ٹکر ماردی اور آپ ٹریفک میں پھنس گئے جبکہ آپ کو کہیں ملنے جانا تھااچانک کوئی رشتے دار بیمار ہوگیا،ایمبولینس گھنٹوں تک نہیں آئی اور انتقال ہوگیا آپ ہسپتال گئے دوائی لینے کیلئے مگر جب آپ وہاں تھے تو کسی جراثیم کی وجہ سے آپ کو ایک اور بیماری لگ گئی۔

ان تمام حالات میں آپ اپنے آپ کو زیادتی کا شکار سمجھتے ہیں اور آپ یہ فرض کرتے ہیں کہ دوسرا شخص ہی ہر چیز کا ذمہ دار ہے ۔ آپ کو غصہ آتا ہے اور یہ غصہ ان لوگوں کی جانب ہوتا ہے آپ اپنے اس غصہ کا بر ملا یا پیٹھ پیچھے اظہار کرتے ہیں‌۔گویا انکی لغزش یا خطا نہ ہوتی تو سب آپکی مرضی سے ہوجاتا۔

درحقیقت یہ بہت بڑی غلطی ہے اگر یہ بات کوئی سمجھ لے تو اس کازاو یہ حیات ہی بدل جائے گا۔
اس کا ئنات میں کوئی ایسی طاقت نہیں جو ایک ذرہ بھی ہلا سکے ، مگر اللہ کے سوا، جو کچھ بھی ہوتا ہے دنیامیں خاص طور پر اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے۔اگر ہر شخص اپنی زندگی کے تمام واقعات کوایک ریکا دڈنگ تصور کرے تو جسطرح ایک ریکا دڑنگ میں بار بار وہی عکس دیکھیں گے اسی طرح آپ کی زندگی میں جو واقعات رونماہوتے ہیں انہیں بھی تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ اگر یہ ریکا رڈنگ چھپا دی جائے سو سالوں تک پھر بھی یہ ریکا رڈنگ تبدیل نہیں ہوسکتی اور ہر عمل اسی چیز کو ظاہر کریگا۔

جیسا کہ اگر کہیں دیر سے جائو گے تو دیر سے ہی پہنچے گے اس کی وجہ ٹریفک ، بیماری یا بھولنا بھی ہوسکتا ہے مگر نتیجہ تبدیل نہیں ہوسکتا کوئی نہیں بچا سکتا جب آپ نے مرنے کا وقت آجائے ایمبولینس دیر سے پہنچے ، ٹریفک حادثہ بھی ہوسکتا ہے یا ڈاکٹر کی بے احتیا طی۔

زندگی کے روز کے واقعات کوایک مختلف زاو یہ سے دیکھنا چاہیے ، اگر کسی کا بٹوا چوری ہوجائے ، اس کا مطلب اب اس کے پاس بالکل پیسے نہیں ہیں اور اللہ نے اس واقعے کوپیسے نہ ہونے کا سبب بنادیا اگر کوئی یونیورسٹی کے داخلے میں نہ بیٹھ سکا، تو اسکا مطلب ہے اللہ نے اس کیلئے اس سال کچھ اور سوچا ہوا ہے اگر کوئی دوسرا شخص ملنے کیلئے دیر سے پہنچے تو ہوسکتا ہے اللہ ملانا ہی نہ چاہتا ہو کوئی دیر نہیں ہو سکتی یا کچھ نہیں بھول سکتا یا نظر انداز کرسکتا ، یا غلط سمجھ سکتا، یا نہیں کھو سکتا یا ٹریفک میں نہیں پھنس سکتا یا بری گاڑی چلا سکتا جب تک اللہ نہ چاہیے۔۔۔

اس مطالعہ سے ایک سچ تویہ سمجھ آتا ہے اللہ نے ہی سب کچھ بنایا ہے جو ہمارے ساتھ ہوتا ہے اور اللہ ہمیشہ اس واقعہ کی کوئی نہ کوئی جائز وجہ بناد یتا ہے مگر اس واقعہ کے اسباب اچانک نہیں آتے کوئی بھی یہ نہیں کر سکتا جب تک اللہ نے چاہیے ارشاد باری تعالی ہے:

"اور تم نہیں چاہتے سوائے اس کے کہ اللہ تعالی جہانوں کا رب چاہے۔"
(سورۃ الاتکویر، آیت 29)

"اور اللہ تعالی نے تمھیں پیدا کیا جوتم بناتے ہو۔"(سورۃ اس صفات؛9)

"سوتم نے ان کو نہیں مارا بلکہ اللہ نے ان کو مارا اور جب تونے پھینکا ، بلکہ اللہ نے پھینکا اور تاکہ وہ مومنوں کو اپنی طرف سے اچھا انعام دے۔اللہ سنے والا اور جاننے والاہے۔"(سورۃ انقال :17)

"ہر شخص موت کا مز ہ چکھنے والاہے اور کھر کھوٹا الگ کرنے کیلئے ہم تمھیں دکھ اور سکھ سے آزماتے ہیں اور تم ہماری طرف ہی لو ٹائے جائو گے۔"(سورۃ الینیائ :35)

ان آیات کے مطابق ہر چیز یہی بتاتی ہے کہ دنیا جگہ ہے امتحان کی اللہ تعالی مختلف واقعات کے ذریعے تمھیں آزماتے ہیں اور پسندیدہ یا غیر پسند یدہ حالات میں ہمارے کردار اور روےے کو دیکھتے ہیں ان واقعات میں اللہ کی حکمت کے خزانے اور برکات پوشیدہ ہوتی ہیں جن کا ہمیں کوئی علم نہیں مثلا کسی اور کی بھول کی وجہ سے آپ کہیں جانہ پائے لیکن اسطرح آپ کسی بڑے سانحہ سے بچ گئے یہ سانحہ گاڑی کے حادثے یا چوری چکاری یا کسی بیماری کی صورت میں آسکتا تھا اسی وجہ سے لوگوں کو اپنے رب پر مکمل بھر وسہ رکھنا چاہیے کیونکہ یہ وہی جانتا ہے کہ کسی واقعے کے پیچھے کتنے راز پوشیدہ ہیں چاہے کچھ بھی ہوہر ہال میں اللہ کا شکر اداکرنا چاہئے خوشی ہو یا غمی سب اللہ ہی کی دین ہے۔

ہمیں اس بات سے با خبر رہنا چاہیے کہ ہر ہر واقعہ اللہ کا تخلیق کردہ ہے اور ہمیں اس بات کو بھی بھولنا نہیں چاہیے ہر چیز اچھی یا بری ہو فائدہ یا نقصان ہو سب اللہ ہی سے ہے اسلیئے غصہ، ناراضگی اور برے خیالات ذہن میں لانے کا کوئی فائدہ نہیں ایک کامل ایمان والا مانتا ہے کہ نعمتیں اور دشواریاں سب کچھ اللہ کی جانب سے ہے-

بلا شبہ برے لوگوں کے شرسے محفوظ رہنے کی تد بیر ضرور اختیا ر کرنی چاہیے اور اچھا ئی کی طرف قائم رہنا چاہیے-مگر ہمیں اس بات کو نہیں بھولنا چاہیے کہ ہر پل جو کچھ بھی ہورہا ہے-وہ سب اللہ ہی کی وجہ سے ہو رہا ہے -

اس حقیقت کو جاننے والے مومنین کے کردار کو قرآن ایسے بیان کرتا ہے-
"کہہ دے ہم کو ہر گز کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لیئے لکھ رکھی ہے وہ ہمارا آقا ہے اور اللہ پر ہی مومنوں کو بھر وسہ رکھنا چاہیے -"(سورۃ توبہ51)

"اور مومن مر د اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ اچھے کام کرنے کوکہتے ہیں اور برے کاموں سے روکتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں- ان پر اللہ رحم کریگا۔ اللہ غالب حکمت والا ہے-"(سورۃ توبہ71)